سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سوموار،18۔جولائی2022

(یوم الاثنین،18 ذوالحج1443 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 7

261

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔جولائی2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

263

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار،18-جولائی2022

(یوم الاثنین،18-ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 04 بج کر21منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ
الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

سورۃ آلِ عمران (آیات نمبر26تا27)

کہو کہ اے اللہ اے بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے(26)تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے(27)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ واصحابہٖ وَسَلِّمْ

مرا پیمبر عظیم تر ہے وہ شرحِ احکام حق تعالٰی
وہ خود ہی قانون خود حوالہ وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب آپ ہالہ وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے جو اپنا دامن لہو سے بھر لے
مصیبتیں اپنی جان پر لے جو تیغ زن سے لڑے نہتا
جو غالب آ کر بھی صلح کر لے اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی امیں ہے صادق ہے معتبر ہے
میرا پیمبر عظیم تر ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سب سے پہلے ہم آج کے ایجنڈے پر بات کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر سب سے پہلے محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں لیکن چونکہ ابھی نہ محکمہ کے منسٹر صاحب اور نہ ہی بیوروکریسی یہاں پر موجود ہے لہٰذا ان سوالات کو ہم pending کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایجنڈے پر توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں اوراسی طرح آگے مزید تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار ہیں اس حوالے سے بھی کوئی متعلقہ منسٹر یا محکمہ کے لوگ یہاں پر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کو بھی ہم pending کرتے ہیں۔ ایجنڈے پر آگے آئینی بحران، مہنگائی اور امن و امان کی صورتحال پر بحث ہے لہٰذا ہم آج کی بحث کا آغاز جناب محمد اختر کی speech سے کرتے ہیں۔جی، اختر صاحب!

بحث

آئینی بحران، مہنگائی اور امن وامان پر بحث(۔۔۔جاری)

جناب محمد اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں حقیقی آزادی کی طرف مثبت قدم اٹھانے پر پاکستان کی قوم اور خاص طور پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کل 17۔جولائی اُن لوٹوں، چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کا یوم حساب تھا جنہوں نے اس ملک کا نظام تہہ وبالا کیا۔ کل 17۔جولائی کو جن مشکل حالات میں ہمارے ایم پی ایز نے پنجاب میں الیکشن لڑا وہ تاریخ کا حصہ ہے اور جب آنے والی نسلیں تاریخ کا مطالعہ کریں گی تو ان لوگوں کا اور خاص طور پر ہماری اس اسمبلی کا نام آئے گا کہ جب حقیقی آزادی کی مہم چلی تھی تو آپ کے یہ سپاہی آپ کی سربراہی میں آپ کے ساتھ کھڑے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے ملک وقوم کے تین سے چار ماہ برباد کئے۔ انہوں نے چلتی ہوئی economy کو تباہ وبرباد کیا۔ ظلم وبربریت کی داستانیں رقم کیں، خواتین ایم پی ایز، میل ایم پی ایز

یا کوئی بھی notable person تھا کسی کی بھی چادر چاردیواری محفوظ نہیں تھی۔ یہ تاریخ کا وہ تاریک دور ہے جو تاریخ کا ایک حصہ بن چکا ہے اور اس کی کالک آج کی ہماری مفرور اور مقبوضہ حکومت کے سر جاتی ہے۔ یہ تاریخی کالک ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے جو کہ تاریخ میں لکھا جائے گا۔ کل جو پنجاب کی عوام نے فیصلہ دیا ہے میں پنجاب کی عوام کو خیر مقدم اور اس کے ساتھ ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہوئے واپس نئے پاکستان میں welcome کرتا ہوں۔ یہ ہم کو پرانے پاکستان میں لے کر گئے تھے جہاں پر نہ بجلی تھی بلکہ عوام کی چیخ وپکار تھی اور مہنگائی کا دور دورہ تھا تو یہ ہم کو اس پرانے پاکستان میں لے کر گئے تھے۔ میں اپنی پنجاب کی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنا کردار ادا کیا اور ہم دوبارہ نئے پاکستان سے عمران خان صاحب کی قیادت میں اسی سفر کا آغاز کریں گے جہاں پر یہ سفر رکا تھا تو انشاءاللہ دوبارہ یہ سفر وہیں سے چلے گا۔ میں دو باتیں کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ آج کل آرٹیکل 6 کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اگر انہوں نے آرٹیکل 6 لگانا ہے تو پوری اسمبلی پر لگائیں جو کہ آج تک حق اور سچ کے ساتھ کھڑے رہے جنہوں نے کسی ڈر اور دباؤ میں آکر پاکستان کے مفاد کا سودا نہیں کیا۔ یہ کس طرح کی تاریخ رقم کر رہے ہیں کہ جو لوگ ملک دشمن ہیں ان کو سلامیاں پیش کر رہے ہیں اور جو ملک و قوم کے ساتھ کھڑے ہیں جیسا کہ عمران خان ملک کی بات کرتا ہے معیشت کی بات کرتا ہے تو اس پر آرٹیکل 6 لگاتے ہیں تو ہم سب پر بھی آرٹیکل 6 لگائیں ہم سب بھی اس کے لئے تیار ہیں۔ میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان تین چار ماہ میں بیوروکریسی کا کردار کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ہم نے رواداری کی سیاست بہت کر لی لیکن اب ان کو نشان عبرت بنانا پڑے گا۔ Otherwise نہ آپ کے ادارے، نہ آپ کی یہ اسمبلی اور نہ ہی آپ کے گھر محفوظ ہیں۔ ہر افسر کو گورنمنٹ آف پاکستان کا ملازم بننا پڑے گا اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ آج ان کو یہ پیغام یہاں سے جانا چاہئے کہ یہ جاتی امراء یا رائے ونڈ کے ملازم نہیں بلکہ یہ حکومت پاکستان کے ملازم ہیں انہوں نے ان کو ذاتی ملازم سمجھ کر اس اسمبلی کے نظام کو تہہ و بالا کیا لہٰذا آج اس حوالے سے اسمبلی سے strong message جانا چاہئے اور جن جن کا اس میں کردار ہے ان کا محاسبہ ہونا چاہئے اور کسی کو کوئی معافی نہیں ہونی چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے اس طرح کا راستہ بند کیا جاسکے۔ اسی طرح جیسے آپ نے اور عدالت نے لوٹوں کے خلاف ایکشن لیا تو آج ان کے لئے اسمبلی کا راستہ مستقل طور پر بند ہو چکا ہے۔ اب جو

حقیقی قائد اور حقیقی عوامی نمائندے ہوں گے وہ ہی صرف اسمبلی میں آئیں گے لیکن یہ لوٹا کریسی انشاءاللہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ میں آپ کے توسط سے میڈیا کو بھی دست بستہ request کرتا ہوں کہ خدارا 75 سال ہم نے اس ملک کا بہت نقصان کر لیا ہے میڈیا کو بھی حقیقت پر مبنی اپنی خبریں نشر کرنی چاہئیں اور عوام کو غلط guide نہیں کرنا چاہیئے۔ حق اور سچ کے ساتھ کھڑے ہونے والوں کے درمیان اور ملک کے مفاد کے خلاف کھڑے ہونے والوں کے درمیان آج یہ ایک لائن کھینچی جا چکی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ راہ راست پر آجائیں اور پاکستان کے ساتھ وفاداری کا ثبوت پیش کریں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ میں آپ کی قیادت میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ہمارے قائد نے آپ کو وزیر اعلیٰ کے لئے نامزد کیا ہے تو میں آپ کو پیشگی مبارکباد دیتا ہوں کہ انشاءاللہ 22۔جولائی کو آپ وزیر اعلیٰ پنجاب کے طور پر حلف اٹھائیں گے۔ ابھی میں ایک ویڈیو دیکھ رہا تھا جس میں ایک بچہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ ہائے میری ککڑی مر گئی تو ککڑی واقعی ہی مر گئی ہے۔ ان کے ساتھ آپ نے بھلائی کی لیکن اس کے بدلے میں جو انہوں نے آپ کو اور اس اسمبلی کو صلہ دیا ہے وہ انشاءاللہ ہمارے دلوں پر اور ہمارے ذہنوں پر نقش ہے۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! جو مرغی فوت ہو گئی ہے اس کے لئے فاتحہ خوانی کروا دیں۔

جناب محمد اختر: جناب سپیکر! ایک تجویز آئی ہے جو مرغی فوت ہو گئی ہے اس کے لئے فاتحہ خوانی کروا دیں۔

صبح کے تخت نشیں شام کو مجرم ٹھہرے
ہم نے پل بھر میں حالات کو بدلتے دیکھا ہے

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر اپنے قائد عمران خان صاحب کو اور پی ٹی آئی کے ٹائیگروں کو سلام پیش کرتے ہوئے اور مسلم لیگ (ق) کو سلام پیش کرتے ہوئے واپس نئے پاکستان میں welcome. کہوں گا۔

(اس مرحلہ پر " آئی آئی پی ٹی آئی " اور "عمران خان زندہ باد" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب بشارت راجہ اپنی بات کریں۔

جناب محمد بشارت راجہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ(ق) کی جس طرح سے پنجاب میں گورنمنٹ کو ختم کیا گیا اور اس کے بعد جو کل کے results آئے اس کے لئے میں جناب عمران خان صاحب کو اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے بھائی نے ابھی یہاں پر شعر پڑھا اس لئے ایک بات میرے ذہن میں آگئی کہ جس انہماک سے آپ نعت شریف سن رہے تھے، جس طرح اس نعت شریف کے الفاظ کا آپ پر اثر ہو رہا تھا اور اگر اس اسمبلی کے در و دیوار کو دیکھا جائے تو اس پر جو کچھ بھی لکھا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق اور محبت ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پوٹھوہار میں عارف کھڑی شریف کی کتاب سیف الملوک کا ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

اول حمد ثناء الہیٰ جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا

آپ پر اللہ تعالیٰ اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص کرم ہے اگر آج سے دو اڑھائی مہینے پہلے کی صورتحال دیکھیں تو کوئی ذی شعور انسان اس بات کی توقع نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی ہم اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ یہ سارا سسٹم اڑھائی ماہ میں collapse کر جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہمارے قائد جناب عمران خان صاحب نے الیکشن campaign چلائی ہے جس کا آج آپ نے بھی اعتراف کیا ہوا ہے کہ ایک ایک دن میں تین تین چار چار جلسے کرنا، عوام کو mobilize کرنا، وفاقی حکومت خلاف، صوبائی حکومت خلاف لیکن اس کے باوجود جس طرح انہوں نے دن رات محنت کر کے عوام تک اپنا بیانیہ پہنچایا اور جس طرح عوام کو انہوں نے لوٹوں اور آمر کی حکومت کے خلاف قائل کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس جناب عمران خان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جیسے ابھی آپ نے Constitutional crises کے حوالے سے فرمایا بالکل درست بات ہے کہ اس وقت ہمارا صوبہ Constitutional crises سے گزر رہا ہے۔ابھی آج تک جو سلسلہ چل رہا ہے یہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے تابع ہے اور جو 22 تاریخ کو الیکشن ہونے جا رہا ہے وہ الیکشن بھی کوئی نیا الیکشن نہیں ہے۔ہمارے پریس کے بھائی بھی سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ کا candidate تبدیل ہو گا؟ candidate کیسے تبدیل ہو گا؟ 22 تاریخ کا الیکشن تو 16 اپریل والے الیکشن کی continuity ہے اور ہم نے اسی کو آگے لے کر چلنا ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت سے لے کر آج تک اس حکومت نے بے شمار ایسے فیصلے کئے ہیں ہم ان پر اس لئے اعتراض نہیں کرتے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے میں یہ تحریر کیا گیا تھا کہ اس interim period کے لئے حمزہ شہباز continue کریں گے، اس نے continue کر لیا لیکن continue کرنے کے بعد جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ الیکشن continuity ہے تو اس کے بعد ایک بہت بڑا سوالیہ نشان پیدا ہو گا کہ جو شخص پہلی count میں elect نہیں ہو سکا تھا اس کی دوسری count اب 22 تاریخ کو ہو رہی ہے تو for all practical purposes وہ interim period میں اپنے آپ کو وزیر اعلیٰ نہیں کہلوا سکتا۔ لہٰذا یہ بھی ایک سوال ہو گا کہ وہ اپنے نام کے ساتھ سابق وزیر اعلیٰ لکھ بھی سکتا ہے یا نہیں کیونکہ 22 تاریخ کے بعد تو یہ بات واضح ہو جائے گی اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے میں یہ بھی تحریر ہے کہ 22 تاریخ کو الیکشن ہونا ہے اور 23 تاریخ کو آپ نے oath لینا ہے۔ اس میں بھی کسی کو ابہام نہیں ہے کہ اس کو کسی طریقے سے delay کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا امتحان تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کو سرخرو کیا ہے۔ اس دوران ہمارے درجنوں پارلیمنٹیرینز پر مقدمات درج ہوئے، درجنوں ایسے ہیں جن کے حلقوں میں انہیں پریشان کیا گیا، ان کی ڈویلپمنٹ کی سکیمیں بند کی گئیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ بہت سارے ایسے کام تھے جو ہم سابقہ گورنمنٹ میں کر سکتے تھے لیکن ہماری بدقسمتی کہ ہم پوری طرح ان چیزوں پر توجہ نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر! جیسے اختر ملک صاحب فرما رہے تھے، اس دوران بیوروکریسی کا بھی ایک خاص role رہا ہے اور ہماری سابقہ گورنمنٹ کو سبوتاژ کرنے میں بھی ان کا کردار تھا۔ اب یہ دیکھنا

ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تابع آپ کا الیکشن 22 تاریخ کو ہونا ہے اور اس سے پہلے یہ بڑا واضح ہو چکا ہے کہ آپ کو اس وقت تقریباً 188 ممبران کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیا اس دوران اخلاقی طور پر حمزہ شہباز continue کر سکتے ہیں؟ جتنے وہ جمہوریت پسند ہیں، یہ (ن) لیگ جتنا اپنے آپ کو ایک جمہوری جماعت سمجھتی ہے اور روزانہ شام کو ٹیلی ویژن پر ان کے آلہ کار بیٹھ کر بھاشن دیتے ہیں۔ کیا اس بات کا کوئی اخلاقی جواز ہے کہ جو بندہ اپنی اکثریت کھو چکا ہو اس کے باوجود وہ چیف منسٹر کے آفس کے ساتھ چمٹا رہے؟ میں بیوروکریسی کے حوالے سے عرض کرتا ہوں کہ for all practical purposes آپ Chief Minister in waiting ہیں، 22 تاریخ کو اس ہاؤس میں الیکشن ہونا ہے اور آپ نے اعتماد کا ووٹ لینا ہے۔ اگر آپ کے آج کے status کو حمزہ شہباز کے اس status کے ساتھ دیکھا جائے تو جب اس کو nominate کر دیا گیا تھا تو یہی چیف سیکرٹری اور آئی جی اس کے پیچھے پیچھے پھر رہے تھے لیکن آج بیوروکریسی کا رویہ دیکھیں کہ ہمارا اجلاس ہو رہا ہے، ہم ہر اجلاس میں ان کو بلاتے ہیں لیکن وہ نہیں آتے۔

جناب اختر ملک: وہ جاتی امراء کے ملازم ہیں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! بیوروکریسی نے ایک ذاتی ملازم کا کردار اپنایا ہوا ہے اس لئے ہمیں یہ بھی ایک مثال بنانا پڑے گی کہ سیاست میں اونچ نیچ آتی رہتی ہے، جمہوریت میں ہار بھی ہوتی ہے، جیت بھی ہوتی اور وہ سلسلہ چلتا رہتا ہے لیکن ہماری بیوروکریسی کسی کی ذاتی ملازم نہیں ہے بلکہ وہ State کی ملازم ہے اور ان کا رویہ قابل مذمت ہے۔ آج ایک دفعہ پھر اس معزز ایوان کے Floor سے ہم بیوروکریسی کے اس رویے کی مذمت کرتے ہیں اور ان کو تنبیہہ کرتے ہیں کہ پچھلے ڈیڑھ دو مہینے انہوں نے جو کچھ کیا اس کا حساب بعد میں لیا جائے گا لیکن اگر ان تین چار دنوں میں کوئی بھی اہم فیصلہ حمزہ شہباز کرتا ہے اور ہماری بیوروکریسی اس پر عمل درآمد کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر ہم پر، اس معزز ایوان کے ممبران پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ ہم پہلا کام یہ کریں کہ اس بیوروکریسی کے خلاف اسی معزز ایوان سے قرارداد پاس کریں اور یہ بھی ایک مثال بنائیں کہ اگر ہم سیاسی طور پر اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن بیوروکریسی اس کا حصہ نہ بنے تو ہمیں یہ فیصلہ بھی کرنا پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے آرٹیکل 6 کے حوالے سے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آرٹیکل 6 کا آج کے حالات میں سوچنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کل جب تک ہماری اکثریت نہیں آئی تھی اس وقت بھی ہمارے قائد عمران خان صاحب کا یہ مؤقف تھا کہ اگر ان میں جرات ہے تو آرٹیکل 6 لگا کر دکھائیں۔ آج بھی ہم ان کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں اور پاکستان مسلم لیگ (نواز) کو challenge کرتے ہیں کہ وفاق میں ان کی حکومت ہے اگر ان میں جرات ہے تو وہ آگے proceed کر کے دکھائیں۔ انشاءاللہ یہ قوم جس نے کل ان کو ایک ایسی شکست سے دوچار کیا ہے جس کی پنجاب کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اگر یہ آرٹیکل 6 کا فیصلہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر میں مزید بدنامی اور بے عزتی لکھے گا۔ لہٰذا میں آپ سے politically عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس اس لئے وقت کم ہے کہ بالآخر ہم نے جنرل الیکشنز کی طرف جانا ہے لیکن جنرل الیکشنز میں جانے سے پہلے ہمیں اپنا ہاؤس in order کرنا پڑے گا، ہمارے حلقوں میں ہمارے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کا ازالہ کرنا پڑے گا، یہاں پر لاکھوں کی تعداد میں نوکریاں پڑی ہیں، ڈویلپمنٹ فنڈز پڑے ہیں جن سب کو روک دیا گیا تھا اس کا ازالہ کر کے ایک دفعہ نہیں سو دفعہ الیکشن میں جائیں انشاءاللہ تعالیٰ یہی رزلٹس ہوں گے جو کل ہوئے تھے لیکن ہمیں باقاعدہ ہوم ورک کے ساتھ الیکشن کی طرف جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب جناب یاور بخاری بات کریں گے ان کے بعد حافظ عمار یاسر صاحب بات کریں گے۔ جی، بخاری صاحب!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo *اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْo*
جناب سپیکر! میں سب سے پہلے عمران خان صاحب اور پی ٹی آئی کے سارے ورکرز کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں، آپ اور آپ کی پارٹی کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور خصوصاً اُن ورکرز کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جنہوں نے ہر حلقہ میں اپنا بہترین کردار ادا کیا ہے۔ بہت سی جگہیں ایسی تھیں کہ جہاں پر ہمارے امیدوار نہیں پہنچ سکے لیکن ہمارے ورکرز کی ٹیم، ایم پی اے صاحبان اور خاص طور پر ہماری خواتین نے بہت محنت کی ہے اور وہ ہر جگہ پہنچے ہیں۔ اب ہمارے ورکرز ڈر اور خوف کی کیفیت سے نکل چکے ہیں۔ اب وہ کسی ڈی۔ سی۔ او یا ڈی۔ پی۔ او کی فون کال سے گھبرانے والے نہیں ہیں۔ ہم لوگ اب اس ڈر، خوف سے بہت

آگے نکل چکے ہیں۔ کل عمران خان صاحب کی جیت نہیں بلکہ پاکستان کی جیت تھی۔ قائد اعظمؒ نے اس پاکستان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا جس کا خواب علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا تھا اور اس پاکستان کو حقیقی آزادی کل ملی ہے۔ ہم ہر کسی کے ڈر اور خوف سے اب آزاد ہیں۔ پچھلے تین سے چار مہینوں میں ہر کسی نے اپنا زور لگا کر دیکھ لیا ہے، ہمیں بہت سی دھمکیاں دی گئیں اور ہمارے اضلاع کے ڈی۔ سی۔ اوز دو دو ہفتے ہمارا فون attend نہیں کرتے تھے۔ مجھے اپنے ضلع کے ایک ڈی۔ سی۔ او کو باقاعدہ دھمکی دینا پڑی کہ میں تمہیں استحقاق کمیٹی میں بلواؤں گا یا تمہارے خلاف on the floor of the House بات کروں گا لیکن ان لوگوں پر پھر بھی کچھ اثر نہیں ہوا۔ جیسا کہ راجہ بشارت صاحب نے بات کی ہے کہ ہمیں مثالیں بنانی پڑیں گی۔ ہم لوگ کسی سے بدلہ نہیں لیں گے لیکن ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ تم لوگوں نے اس قوم اور عوام کی خدمت اور نوکری کرنے کا حلف اُٹھایا تھا۔ جب تم لوگ بیوروکریسی میں آئے تھے تو تم نے باقاعدہ بلا تفریق عوام کی خدمت کرنے کا حلف اُٹھایا تھا لیکن اس کے برعکس تم لوگ ان کے زر خرید غلام بن گئے ہو۔ جن لوگوں نے اس اسمبلی کے تقدس کو پامال کیا ہے، چاہے اس میں آئی۔ جی پولیس، چیف سیکرٹری یا کمشنر ملوث ہے ان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اس کمشنر کو ہم لوگوں نے ہر جگہ پر عہدے دیئے جبکہ اسی کمشنر نے یہاں اسمبلی میں پولیس بلوائی تھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کو عبرت کا نشان بنائیں تاکہ نیچے ایک message جائے۔ میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ جس جس ڈی۔ پی۔ او نے ہمارے لوگوں کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں ان کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ یہ بے شک ہمارے کام نہ کریں لیکن ہماری بے عزتی بھی نہ کریں۔ ہمارے حق کو نیچے دبا دینا کسی صورت بھی قابل برداشت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے پاس تجربہ ہے۔ آپ اور راجہ محمد بشارت صاحب 1982 سے اکٹھے ہیں۔ آپ نے میرے چچا کے ساتھ بھی کام کیا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ میں رواداری ضرور ہے لیکن آپ اپنے دشمن اور دوست میں تمیز بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے ہی ملازم ہمارے دشمن بن گئے ہیں۔ ہمارے taxes کے پیسوں سے یہ لوگ تنخواہیں لے کر عیاشیاں کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہے کہ جب خُدا نے ہمیں ایک حقیقی آزاد پاکستان دیا ہے۔ اب آپ کے اُوپر لازم ہے کہ آپ اس بیوروکریسی کو بتائیں کہ وہ اس قوم کے حقیقی خادم ہیں کوئی بادشاہ نہیں ہیں۔ جب ہم لوگ وزیر بنے تو ان کی منتیں کرتے تھے تب جا کر ہمارے کام ہوتے تھے۔ ہم تو اپنے دور حکومت میں بھی غلط تعیناتیوں کی وجہ سے دَب کر رہے ہیں۔ اب ہم بالکل ایسا نہیں چاہتے۔ عمران خان صاحب

نے ایک مختلف اور نیا پاکستان دیا ہے۔ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کیونکہ پنجاب میں آپ ہمارے قائد ہیں۔خُدا نے آپ کے ساتھ ہمارا بہت خوبصورت allianceبنایا ہے۔ہم ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس میں انشاءاللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو آپس میں متحد اور بے لوث ہو کر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔جن بدنصیب لوگوں نے اپنی وفاداریاں بیچی ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے عبرت کا نشان بنا دیا ہے۔ان کے لئے صرف de-seatہونا کافی نہیں بلکہ ہم ان کو permanently disqualificationکی طرف لے کر جائیں تاکہ یہ ایک مثال بن سکیں۔فلور کراسنگ کو اس طریقے سے ختم کریں کہ جس طرح اسے ختم کرنے کا حق ہے۔کل ہمارے ورکرز نے جس طریقے سے ہر ضمنی الیکشن میں کام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔خُدا کی قسم ان کو جتنا بھی saluteکریں وہ کم ہے۔میں یہ گزارش کروں گا کہ اب جو بھی کابینہ کا حصہ بنے اور جو بھی وزیر بنے وہ اپنے دروازے عوام اور ورکرز کے لئے ہمیشہ کھول کر رکھے۔ہم لوگوں کو یہ کالک نہیں ملنی چاہئے کہ ہم لوگ وزیر بن کر لوگوں کے نہ فون attendکریں اور نہ ہی ان کے لئے اپنے دفتروں کے دروازے کھولیں۔ہر منسٹر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی پارٹی کے ورکرز کو سرفہرست رکھے۔وزیر جس حلقے میں بھی visitکرنے کے لئے جائے تو وہ وہاں کے ضلعی صدر اور باقی عہدیداروں کو بُلوائے اور اپنے دفتر میں بھی ایک دن کھلی کچہری منعقد کرے جس میں وہ عام لوگوں اور پارٹی ورکرز کو ملے اور ان کے مسائل حل کرے۔وزیر بن کر ہماری گردن میں سریا نہیں آنا چاہئے۔خُدا کے واسطے اس طرز عمل کو ختم کریں۔کل شہر لاہور نے ثابت کیا ہے کہ یہ مسلم لیگ(ن) انشاءاللہ تعالیٰ بفضل خُدا اور صدقے رسول خُداﷺ دفن ہو چکی ہے۔ہم نے اس کو ایسے ہی ہر جگہ سے دفن کرنا ہے۔ہمارے ورکرز نے بہت محنت کی ہے لہٰذا ہم ان کو encourageکریں۔ہم ان کو ذمہ داریاں دیں تاکہ ان کو پتا لگے کہ واقعی تبدیلی آگئی ہے۔ہم صرف باتوں تک محدود نہ رہیں۔ان حکمرانوں نے جس طریقے سے ہماری بہت ساری چیزیں reverseکی ہیں ان کو ٹھیک کرنا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے جس طریقے سے صوبہ پنجاب اور اس مقدس ایوان کو چلایا ہے وہ ایک مثال ہے۔ہم امید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ آپ کی سربراہی میں اللہ پاک ہمیں ایک نیا پاکستان نصیب کرے گا۔انشاءاللہ اب ہم لوگوں کی توقع پر پورا اُتریں گے۔ہم آپ کی صورت میں پنجاب

میں بھی ایک عمران خان دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور اس ملک کو کامیاب کرے۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے والا، ترقی کرنے والا اور ایک عظیم ملک ہے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب عمار یاسر بات کریں گے۔

جناب عمار یاسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمOاَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْOلَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہ لَا شَرِیْکَ لَکَO

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو فتح اور کامیابی عطا فرمائی ہے اس پر میں تمام ممبران، آپ اور جناب عمران خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں تھوڑا اس ریاست مدینہ کے دور کی طرف جانا چاہتا ہوں کیونکہ ہم ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ جب مکہ والوں نے حضرت محمد ﷺ کو نکالا اور ان کی تکالیف کی وجہ سے آپ طائف میں گئے۔ طائف میں آپ ﷺ کو پتھر لگے۔ وہاں پر آپ کو تکالیف پہنچائی گئیں اور آپ پر مصائب گرے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی شکایت کی کہ اے اللہ! میں ان لوگوں کو صحیح سمجھا نہیں سکا یعنی آپ نے ان کے لئے بددعا نہیں فرمائی کہ شاید ان کی آنے والی نسلوں کو اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے اور وہ مسلمان ہو جائیں۔ اسی طرح جب حضرت محمد ﷺ مکہ کے اندر فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے تو آپ اونٹنی پر سوار تھے، آپ ﷺ نے کالے رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا، آپ ﷺ کا سر مبارک کوہان کے ساتھ جُھکا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی زبان میں یہ الفاظ تھے "لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں" "وَنَصَرَ عَبْدَہٗ اللہ تونے اپنے بندے کی اکیلے مدد کی" "وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ اور تونے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا" "وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہ تمام لشکروں کو اللہ تونے شکست دی" یعنی کامیابی کی تمام تر نسبتیں حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی طرف کیں کہ اے اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ تیری ذات اعلیٰ کی مہربانی سے ہوا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو فتح دی ہے اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جُھکنا چاہئے اور ہمیشہ یہ جو دُنیا کے اندر فتح ہوتی ہے یہ عاجزی کی فتح ہوتی ہے۔ متکبّر کی کبھی فتح نہیں ہو سکتی اور اُن کے دو تین مہینے کے غرور کو اللہ نے خاک میں ملایا۔ اُن کے جو انداز تھے، اُن کے جو چال چلن تھے، اُن کی جو اُٹھک بیٹھک تھی اور اُن کی جو اُنگلیوں کے ہیر

پھیرتے تھے وہ میرے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ میں اپنے آپ سے بھی یہ کہتا ہوں اور اپنے تمام دوستوں سے بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمیں عاجزی سیکھنی چاہئے۔ حضرت محمدﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ نے پوچھا کہ محمدﷺ کیا چیز لے کر آئے ہو؟ حضرت محمدﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں تیرے سامنے عاجزی لے کر آیا ہوں۔ جیسے ہم نماز میں روزانہ پڑھتے ہیں: **التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**۔ تمام مالی، جانی اور بدنی عبادتیں۔ اللہ کے پاس کوئی چیز نہیں ہے تو وہ عاجزی ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ متکبر ہیں، اللہ بادشاہ ہیں، اللہ قہار ہیں، مالک الملک ہیں، بادشاہت بھی اُسی کے پاس ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عزت اور بادشاہت کو علیٰحدہ علیٰحدہ چیزیں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے۔ اللہ نے عزت کو بادشاہت کے ساتھ نہیں جوڑا کہ ضروری نہیں ہے کہ بادشاہت ہو گی تو عزت ہو گی۔ اگر عزت صرف بادشاہت میں ہوتی تو فرعون ناکام نہ ہوتا۔ فرعون اور قارون کے پاس جتنی بڑی سلطنتیں تھیں تو وہ ناکام نہ ہوتے۔ عزت میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم سب کو عاجزی کے ساتھ کامیابی کی خوشی بھی منانی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب عمران خان صاحب کو اس وجہ سے کامیابی دی ہے کہ جناب عمران خان نے اقوام متحدہ کے اندر عالمی فورم پر حضرت محمدﷺ کے نام کا عَلَم بلند کیا تھا اُس کو وہ جھنڈا کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا۔ جس نے بھی محمدﷺ کی عزت کی بات کی ہے وہی کامیاب ہوا۔ آپ ذوالفقار علی بھٹو سے تاریخ دیکھیں ذوالفقار علی بھٹو آج بھی زندہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے محمدﷺ کی عزت کی لاج رکھی۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب! 1973 میں ختم نبوت کی تحریک کے دوارن آپ کے بزرگ چودھری ظہور الٰہی شہید کا گھر اُس تحریک کا مرکز تھا۔ آج بھی وہ اُسی نیکی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ کے اندر بھی اللہ نے حضرت محمدﷺ کا عشق ڈالا ہے۔ آپ کو حضرت محمدﷺ کا نام کبھی بھی نیچے نہیں ہونے دے گا۔ میں تمام ممبران اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی حضورﷺ کی عزت کی بات آئے، حضورﷺ کے ناموس کی بات آئے، آپﷺ کی آل اور آپﷺ کے اصحابؓ کی بات آئے یقین جانو دنیا اور سب کچھ قربان کردو، آل اولاد قربان کردو، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو عزتوں کے پروان چڑھائے گا۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سے اور جناب عمران خان صاحب سے عالم اسلام کے اندر مزید کام لے اور ختم نبوت کا کام لے اور یہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ابھی اذانِ عصر کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اذان کے بعد محمد لطیف نذر صاحب بات کریں گے۔ اُن کے بعد چودھری ظہیر الدین صاحب بات کریں گے۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جناب محمد لطیف نذر!

جناب محمد لطیف نذر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کو، اس پورے ایوان کو اور پورے پاکستان کی عوام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کی عوام اور بالخصوص پنجاب کی عوام نے کل جو فیصلہ دیا ہے یقیناً پچھلے دو اڑھائی ماہ پنجاب کی عوام پر گزرے ہیں تو ہم سب نے دیکھا کہ پنجاب کی عوام پر ایک imported حکومت مسلط کی گئی جس کا خمیازہ پنجاب کی عوام نے بھگتا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جناب محمد لطیف نذر جی، فرمائیں!

جناب محمد لطیف نذر: جناب چیئرمین! آج یہاں پر ہر معزز ممبر نے بڑی خوبصورت بات کی لیکن سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ کل ہم نے الیکشن میں دیکھا کہ ضمنی الیکشن میں پی پی-97 فیصل آباد کے وہ پسماندہ گاؤں جہاں ٹوٹی ہوئی سڑکیں تھیں، سیوریج کا نظام نہیں تھا، دنیا جہان کی کوئی سہولت اُدھر میسر نہیں تھی۔ اُن پسماندہ دیہات کے بالکل ان پڑھ اور سادہ لوگوں کے پاس ہم گئے تو اُن کا صرف ایک ہی جواب تھا کہ اس دفعہ ہم صرف اور صرف جناب عمران خان صاحب کے نام پر ووٹ دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سارے کا سارا کریڈٹ میرے قائد جناب عمران خان صاحب کو جاتا ہے جنہوں نے اس سوئی ہوئی قوم کو جگا دیا ہے اور اس بے ایمان ٹولے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ کامیابی دی ہے ہم اس تسلسل کو قائم رکھیں گے اور آنے والی سیاست انشاء اللہ تعالیٰ ایمانداری اور انصاف پر مبنی ہوگی۔ ہم نے اس ہاؤس میں دیکھا کہ یہ imported حکومت غیر قانونی اور غیر اخلاقی طور پر پنجاب کے عوام پر مسلط کی گئی، اسمبلی کے اس floor پر جس طرح تشدد کیا گیا، پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان کے گھروں پر پولیس نے raid کئے، چادر و چاردیواری کا تقدس پامال کیا،

خواتین کی بے حُرمتی کی گئی اور آج بھی ہماری ایک محترمہ ایم پی اے اپنے گھر میں علیل پڑی ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہی آئی جی صاحب تھے اور یہی چیف سیکرٹری صاحب تھے جب ہم نے پاکستان مسلم لیگ(ن) والوں سے کہا کہ اگر یہ دو افسران ایوان میں آکر معافی مانگ لیں یا کم از کم بیٹھ ہی جائیں تو ہم اس ہاؤس کو چلانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں مانی تو آج میں اس ہاؤس کے توسط سے آپ سے یہ بات ضرور کہوں گا کہ اس حوالے سے اب ہمیں کوئی مجبوری آڑے نہیں چاہئے۔ 22۔جولائی کو جب چودھری پرویز الٰہی اس ایوان سے وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہوں گے اور حلف لیں گے تو سب سے پہلے ہمیں یہ کام کرنا چاہیے کہ آئی جی اور چیف سیکرٹری کو یہاں بلا کر معافی منگوانی چاہئے تاکہ بیوروکریسی کو یہ message جائے کہ اگر ہم حقیقی معنوں میں جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو یہ ایوان پنجاب کے 12 کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہا ہے تو وہ کسی صورت میں بھی ہم سے اعلیٰ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی بات کر رہے تھے کہ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ یا یہ ایوان انہیں ہمیشہ کے لئے نااہل کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی بڑا ضروری تھا کیونکہ اگر وہ وہاں سے نااہل ہو جاتے تو لوٹوں کے ساتھ عوام نے جو سلوک کیا وہ اُس سے بچ جاتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی عوام نے کل لوٹوں کی سیاست کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے تو اگر اُن میں کوئی شرمندگی یا غیرت کا مادہ ہے تو وہ دوبارہ الیکشن میں کبھی بھی نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو دوبارہ ایک دفعہ موقع دیا ہے یقیناً دو ماہ میں ہم نے بھی بہت کچھ سیکھا ہے کہ یہ وہی افسران تھے جنہیں ہم نے لگایا تھا اور انہوں نے ہم پر ظلم ڈھائے تو آئندہ پنجاب میں ایماندار اور میرٹ پر کام کرنے والی بیوروکریسی لگائی جائے۔ بیوروکریسی جیسے ان کی بات سنتی تھی تو جو بیوروکریسی ہمارے کارکنوں کی بات سُنے گی اُسے لگایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

چودھری ظہیر الدین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اور امید ہے کہ جناب سپیکر اپنے چیمبر میں انہیں سن رہے ہوں گے۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کل جس مشترکہ جدوجہد کے نتیجہ میں ہمیں ایک بڑی تاریخی کامیابی

ملی ہے اس پر میں اس ایوان کو، جناب عمران خان اور جناب پرویز الٰہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس الیکشن سے ایک بات واضح ہو گئی ہے کہ جب دو پارٹیاں مخلص ہوں اور ان کے نظریات واضح ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کامیابی ضرور دیتے ہیں۔ ہمارا مقابلہ صرف ن لیگ کے ساتھ کہا جا رہا ہے لیکن میں اپنے ایوان کے ساتھیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقابلہ صرف ایک جماعت سے نہیں تھا بلکہ ہمارا اصل مقابلہ 11 جماعتوں کے ساتھ تھا، اور ان تمام جماعتوں کا تھوڑا تھوڑا اثر اس صوبہ میں تھا۔ جیسا کہ عمران خان صاحب نے اپنے جلسوں میں بھی کہا تھا کہ بلے کے ساتھ ان سب کو پھینٹا لگاؤ تو ان سب کو پھینٹا لگ گیا ہے یہ الفاظ خان صاحب کے تھے اور ہم ان کی قدر کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین ماہ پہلے جب اس ایوان کے ساتھ زیادتی کی گئی جس کی وجہ سے پولیس کے 600 کانسٹیبل اس ایوان کے اندر داخل ہوئے اور جس طرح انہوں نے اسمبلی کی بے توقیری کی وہ قابل مذمت ہے۔ اس operation کو lead کرنے والے جتنے بھی افسران تھے اور میرے خیال میں ہمیں اب ان کے نام بھی لینے چاہئیں، جن میں سے ایک باہر بیٹھا ہوا تھا جو کہ IG Punjab تھا اور ایک Additional IG تھا جو اس ایوان کے اندر موجود تھا اور وہ میرے سامنے لوگوں کو اندر appoint کر رہا تھا۔ ان کے علاوہ بھی ایک bureaucrat تھا جس کا نام علی مرتضیٰ تھا جو کہ اس وقت AC تھا وہ ہاؤس کے اندر آ کر لوگوں کو instructions دے رہا تھا۔ ہم نے منسٹر کو بھی a stranger in the House کہہ دیا تھا لیکن یہ ایک جتھا نما فوج لے کر آ گئے اور وہ bureaucrat ہمیں اندر آ کر watch کر رہا تھا۔ اور اسی طرح بہت سے بندے ہیں اگر میں حماد اظہر پر حملہ کرنے والے SP کی بات کروں تو وہ بھی TV پر آ چکا ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمارے سامنے آ چکی ہیں ہمیں ان کا نوٹس لیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ تین ماہ گزر چکے ہیں اور ایک دیانت دار شخص کو نکال کر جن چوروں، ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کو ان کی جگہ بٹھایا گیا ہے اس کا خمیازہ قوم مہنگائی کی شکل میں بھگت رہی ہے اور یہ مہنگائی جو انہوں نے کی ہے یہ ان کی نااہلی ہے۔ خان صاحب نے چار سال میں گند کو ختم تو نہیں کیا لیکن 11 جماعتوں کی شکل میں ایک جگہ پر اکٹھا ضرور کر دیا ہے اور جو اکٹھا کیا ہوا گند ہے ان سے انشاءاللہ جلد ہی نمٹیں گے۔

جناب چیئرمین!میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اور میرے محترم راجہ بشارت صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہم چودھری پرویزالٰہی صاحب کے ساتھ 20سال سے کام کررہے ہیں۔ہمیں ان کی administrative skillsپر پورا یقین ہے اور جب اللہ تعالیٰ ان کو ذمہ داریاں دے گا تو ہم انہیں جتنے مرضی مشورے دیتے رہیں لیکن ان کی نظر اس سے ایک قدم آگے ہوتی ہے۔ یہاں جو بات میرے بھائی پہلے کررہے تھے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ عمران خان فنافی لرسول ہیں اور جو بندہ فنافی لرسول ہوتا ہے رسالت ماب اس کی دنیاوی عزت بڑھا دیتے ہیں اور رفعتیں اس کا انتظار کرتی ہیں۔اس کی مثال علامہ اقبال کی اس نعت کے اشعار میں بھی بیان ہیں کہ:

لَوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب
گُنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

جناب چیئرمین!ہمارے لیڈر عمران خان کی نجی زندگی دیانت داری،محنت،فنافی لرسول ہونا اور اپنی پاکستانی عوام سے محبت کرنا ہے۔میں اگر پھر کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیلی بات کروں گا لیکن آج میں آئینی بحران کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ راجہ بشارت صاحب نے اس حوالے سے بہت سیر حاصل گفتگو کی ہے لیکن یہ جو آئینی بحران آج چل رہا ہے اس میں ہمیں مبتلا کرنے کے جو ذمہ دار ہیں وہ سب سزاوار ہیں۔ راجہ صاحب نے ایک بہت اچھی بات جو point outکی ہے وہ یہ ہے کہ جیسے ہی کسی کی چیف منسٹر کے لئے نامزدگی ہو جاتی ہے تو چیف سیکرٹری،ہوم سیکرٹری اور IGتک ان کے پاس آتے ہیں کہ آپ حکم فرمائیں کہ اب کیا کرنا ہے لیکن یہ آج بھی ان کی نامزدگی کے باوجود اور ہمارے 188نمبرز پورے ہونے کے باوجود آج بھی ادھر ہی سجدے کررہے ہیں لہٰذا یہ تمام چیزیں noteکی جانی چاہئیں۔

جناب چیئرمین!میں یہ بھی عرض کروں گا کہ انہوں نے پچھلے تین ماہ میں جتنی بھی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور پورا زور لگانے کے باوجود ایک بھی چیز ہمارے خلاف نہیں نکال سکے۔ان

کو پورا وقت مل گیا اور اب ان کا وقت ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔خان صاحب نے جس جدوجہد کا آغاز کیا ہے اس میں پاکستان کے 65 فیصد لوگ ایسے ہیں جو 35 سال سے کم عمر ہیں اور انہوں نے اپنی پوری ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔میں آپ کی وساطت سے جناب عمران خان صاحب، ان کے ورکرز، تمام MPAs کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بالخصوص ہماری لیڈیز MPAs نے جو لڑائی لڑی ہے قابل تحسین ہے۔میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید استقامت عطا فرمائے۔امین۔پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، سمیع اللہ چودھری صاحب!

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔دنیا جہانوں کی تمام تعریفیں اس وحدہ لا شریک کے لئے جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔کروڑوں اربوں کھربوں درود وسلام ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر ہوں۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد ایک تاریخی کامیابی پر جناب عمران خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد حنیف اپنی نشست پر کھڑے ہوئے)

جناب چیئرمین! میں یہاں یہ کہوں گا کہ یہاں شاعروں والا سلوک اسمبلی میں نہیں ہونا چاہئے کہ اپنا کلام سنایا اور پتلی گلی سے نکل گئے۔ہمارے ممبران جو بات کر چکے ہیں انہیں یہاں بیٹھنا چاہئے اور سننا چاہئے۔ میں علی عباس شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ہال کے اندر پارلیمنٹیرینز کی حاضری کو یقینی بنائیں۔

جناب چیئرمین! میں جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔میں ان کی ٹیم، ان کے ورکرز اور غیور ووٹرز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے عمران خان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہیں ووٹ دیا۔

جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر آرٹیکل 6 کی بات ہو رہی تھی تو میں اس کے لئے عرض کرنا چاہوں گا کہ:

نطق جذبات مجھے انداز بیاں دیتے ہیں
یہی شعلے تو غم پنہاں کو زباں دیتے ہیں
میرے سینے میں بھڑکتا ہے آلاؤ ارشد
بات کرتا ہوں تو الفاظ دھواں دیتے ہیں

جناب چیئرمین! یہ آرٹیکل 6 لگانے اور لگوانے والوں کی ایک تاریخ ہے۔ انہوں نے فاطمہ جناح سے لے کر ذوالفقار علی بھٹو تک آرٹیکل 6 لگانے کی کوشش کی۔ وہ جب ایسا نہ کر سکے تو دوسرے ہتھکنڈوں سے popular political leadership کو اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی۔ اب جبکہ میرا قائد عمران خان پاکستانی ہجوم کو قوم بنانا چاہ رہا ہے۔ قوم بنانے کے بعد سچے اور محب وطن پاکستانی بنانا چاہ رہا ہے۔ اس وقت عمران خان popular leader کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ وہ لوگ جو آرٹیکل 6 لگاتے رہے ہیں اور لگواتے رہے ہیں ان کی یہ خواہش ہے کہ آرٹیکل 6 لگایا جائے۔ عمران خان کا قصور یہ ہے کہ وہ اس ہجوم کو قوم بنانا چاہ رہا ہے۔ اس پر آرٹیکل 6 اس لئے لگانا چاہ رہے ہیں کہ اس نے عوام کو شعور دیا ہے۔ میں اس موقع پر چودھری فواد صاحب اور شیخ رشید صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے انتہائی جرات مندانہ اضافی نوٹ پر اپنا موقف قوم کے سامنے رکھا میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج یہ پوری اسمبلی، وہ تمام ووٹرز جنہوں نے عمران خان کو ووٹ دیا ہے وہ سارے للکار رہے ہیں کہ اگر تم میں جرات ہے، غیرت ہے اور ہمت ہے تو آؤ اور آرٹیکل 6 لگاؤ۔ ہم تمھارے آرٹیکل 6 کا مقابلہ کریں گے۔ میرے قائد عمران خان نے جس دن اپنی زبان کھولی تو ان کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی اور پھر ان پر آرٹیکل 6 لگے گا اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ لگائیں گے۔ انہوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔ عمران خان کا یہی قصور ہے کہ عمران خان نے ہمیں زبان دی ہے، ہمیں شعور دیا ہے کہ ہم اب ان کے ہر اوچھے ہتھکنڈے کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہم ان سے سوال کریں گے۔ ہم "Neutrals" سے سوال کریں گے۔ ہم "Neutrals" کو لانے والوں سے سوال کریں گے اور آرٹیکل 6 کا فیصلہ دینے والوں سے بھی سوال کریں گے۔ عمران خان نے ہمیں یہ جرات دی ہے اس لئے ہم سوال کریں گے اور ان سے جواب لیں گے اور ان کو جواب دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آرٹیکل 6 کو دیکھنے کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی ہے تو اس میں ایک شخص ایسا موجود ہے جس پر آرٹیکل 6 لگنا چاہئے۔ وہ دہشتگردی میں ملوث رہا ہے۔ وہ طیارہ اغواء کیس کا نامزد ملزم ہے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کہ جو پارلیمانی فراڈ کمیٹی آپ نے آرٹیکل 6 پر بنائی ہے تو ہم اس پر جواب لیں گے۔ اگر کسی ایسے شخص جس کو انہوں نے نامزد کیا ہے جس پر خود آرٹیکل 6 لگتا ہو گا۔ ہم اس کے گلے میں پھندا ڈالیں گے۔ یہ تماشا نہیں ہے اور اسے تماشا نہ بنائیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں یہاں کچھ روایات کو ختم کرنا اور کچھ کو قائم کرنا ہو گا۔ میرے بھائی حافظ عمار یاسر نے ابھی یہاں بہت پیاری گفتگو کی ہے۔ ہمیں کچھ روایات کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔ یہاں سے باہر سیاست کا درجہ حرارت بہت بلند ہے اور گلی کوچوں کی سیاست میں بڑی شدت ہے۔ ہمیں اس شدت اور درجہ حرارت کو کم کرنا چاہئے۔ یہ میری رائے ہے اور آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ عمران خان نے عوام کو اتنا شعور دیا ہے کہ ایک گھر میں نویں کلاس کا بچہ اپنی والدہ سے کہتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ جس کو بھی ووٹ دیا ٹھیک ہے لیکن میری ایک گزارش ہے کہ اس دفعہ آپ مجھے ووٹ دیں۔ والدہ نے کہا کہ میں آپ کو کیسے ووٹ دوں آپ تو ابھی بچے ہو۔ اس پر اس نے کہا کہ عمران خان کو ووٹ دیں میں اپنے لئے جو ووٹ مانگ رہا ہوں وہ عمران خان کے لئے مانگ رہا ہوں کیونکہ عمران خان ہماری بات کر رہا ہے۔ عمران خان ہمارے مستقبل کی بات کر رہا ہے اور پاکستان کی بات کر رہا ہے۔ ہمارا مستقبل پاکستان سے جڑا ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ چودھری مونس الٰہی اپنے والد کو پکڑ کر رکھتا ہے اور عمران خان سے ملنے نہیں دیتا اور وہ یہ کہتا ہے کہ آپ عمران خان کا ساتھ دیں۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا کل یہ بیان تھا اور اس پر ہم نے بہت enjoy کیا کہ عمران خان نے ہر گھر میں ایک مونس الٰہی اور ایک حسین الٰہی پیدا کر دیا ہے اور یہی شعور ہے کہ بچے اپنے والدین کو مجبور کریں کہ آپ صحیح راستے پر آئیں۔ آپ اس کا ساتھ دیں جو پاکستان کی بات کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا خیال یہ ہے کہ ہمیں بدلے کی سیاست سے پہلے ایسے معاملات کو نظرانداز کر دینا چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ہماری

پارٹی کو عزت دی ہے۔ جناب اسد عمر کا کل ایک بہت اچھا بیان میری نظروں سے گزرا کہ انہوں نے بالکل clear کر دیا ہے کہ ہمارے چیئرمین جناب عمران خان نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے لئے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو نامزد کیا ہے۔ ہم اس پر قائم ہیں اور اس پر کسی کو شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں ایک strength ملے گی، ہماری پارٹی کو strength ملے گی اور ہمارے اتحادیوں کو strength ملے گی۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب ایک تجربہ کار اور کہنہ مشق سیاستدان ہیں انشاءاللہ تعالیٰ معاملات کو بہتر انداز سے آگے لے کر چلیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم یہاں صرف دو باتوں کا جواب ضرور لیں گے۔ ہم سیاست کرتے ہیں اپنی عزت اور غیرت کے لئے کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اس دن جو کچھ ہوا۔ یہاں پولیس بلوا کر جو کچھ کیا گیا۔ میں دو طبقوں کی بات کروں گا، میں بہنوں بیٹیوں کی بات کروں گا کہ ان کے ساتھ پولیس نے جو سلوک کیا اور دوسری ان ملازمین کی بات کروں گا جو ہمارے تحفظ کے لئے پارلیمنٹیرینز کے تحفظ کے لئے آگے آئے پولیس نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ یہاں علی مرتضیٰ اور آئی۔جی صاحب نے بیٹھ کر یہ آپریشن کرایا۔ ہم اپنی بات چھوڑ دیں گے۔ ہم بڑے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی بات نہیں کرتے۔ ہم اس ہاؤس کی بات بھی نہیں کرتے لیکن یہ دو طبقے ہمارے ہاؤس کے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا کم از کم ان کو اس پر معذرت ضرور کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! اس چیز کا خاتمہ ہونا چاہئے کہ اپنے ذاتی منشیوں کو لا کر اسمبلی میں بٹھا کر ایسا کیا گیا۔ جناب فیاض الحسن چوہان نے ان کا بڑا اچھا نام رکھا کہ غرناطہ کے فراڈیئے کو لا کر یہاں بٹھایا گیا۔ پولیس نے جو حرکت کی اس سے زیادہ بلکہ below the belt یہ حرکت تھی کہ اپنے ایک منشی کو وزیر بنا کر ہاؤس میں لایا گیا۔ جناب سپیکر نے جب ruling دی کہ انہیں باہر نکالا جائے تو اس پر وہ ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور یہاں کا ماحول خراب کیا۔

جناب چیئرمین: جی، حنیف خان صاحب!

جناب محمد حنیف: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ کل 17۔جولائی کو جس طرح پنجاب کی

عوام نے پاکستان تحریک انصاف پر اعتماد کیا اس پر میں عمران خان صاحب، آپ، اپنے تمام colleagues اور پنجاب کی پوری عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کل ہم سب نے 17۔جولائی کا الیکشن دیکھا تو پاکستان تحریک انصاف کا مقابلہ 13 جماعتوں اور حکومتی مشینری کے ساتھ تھا۔ جس طرح پچھلے تین مہینوں میں ہمارے لیڈران، ورکر، چیئرمین اور کونسلروں نے اپنی وفاداریاں تبدیل نہیں کیں، جس طرح اُن کے خلاف حکومتی مشینری استعمال کی گئی، چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کیا گیا اس حوالے سے میری آپ سے request ہوگی کہ ان 20 حلقوں کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھیں کہ ان تین مہینوں میں سیاسی ورکروں پر جو FIRs درج ہوئی ہیں اُن کو خارج کروائیں۔ میری یہ بھی request ہوگی کہ اُن بیوروکریٹس کا بھی احتساب کیا جائے جنہوں نے ہمارے ورکرز اور لیڈران کے خلاف چادر چاردیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے مقدمے درج کئے۔ اس کے علاوہ میں اپنے PTI ورکر خاص طور پر youth، سوشل میڈیا ٹیم، الیکٹرانک میڈیا اور ARY کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپوزیشن کی آواز کو عوام تک پہنچایا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح جنوبی پنجاب میں عثمان بزدار صاحب کی قیادت میں ترقی کا سفر شروع ہوا تھا اور رُک گیا وہیں سے وہ سفر اب اِنشاء اللہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی قیادت میں شروع ہوگا۔ وقت کے فرعونوں کے لئے میں اپنی بات کا اختتام اس شعر پر کروں گا:

صبح کے تخت نشیں شام کو مجرم ٹھہرے

ہم نے پل بھر میں نصیبوں کو بدلتے دیکھا

پاکستان زندہ باد

جناب چیئرمین: آخر پر محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔ آپ دو منٹ بات کر لیں کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں وہی بات کروں گی جو سب نے کی ہے کہ اللہ کے بعد سب سے بڑھ کر پوری پاکستانی قوم اور ہمارے چیئرمین عمران خان کو یہ credit جاتا ہے کہ اللہ نے ہمیں تاریخی کامیابی دی ہے اور اس میں عمران خان صاحب کی محنت سرفہرست ہے۔ ہم پارٹی ممبران اور ورکرز تو ہمیشہ سے محنت اور

دن رات کام کرتے تھے لیکن یہ نتائج ہم حاصل نہیں کر سکتے تھے جس کی وجہ یہ ہے کہ عوام میں شعور پیدا کرنا عمران خان صاحب کا کام ہے اور عوام نے اس بار فیصلہ کیا ہے کہ کس کے ساتھ کھڑے ہونا ہے۔ سب سے بڑی بات کہ مجھے بار بار میڈیا اور لوگ یہ کہتے تھے کہ آپ لوگ کیسے جیت سکتے ہیں کیونکہ آپ کے خلاف تو سب اکٹھے ہیں، بیوروکریسی، سسٹم اور "Establishment" آپ کے خلاف ہے لہذا آپ کیسے جیت سکتے ہیں تو میرا ایک ہی جواب ہمیشہ ہوتا تھا کہ کیا آپ لوگوں کے ایمان میں کمزوری ہے، کیا آپ لوگوں کو نعوذباللہ رب کی طاقت پر کوئی شک ہے۔ جو شخص حق پر کھڑا ہوتا ہے اگر اُس کے ساتھ کوئی بھی نہ ہو لیکن اللہ اُس کے ساتھ ہوتا ہے، اللہ اس کو ضرور کامیاب کروائے گا اور الحمدللہ یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم اپنی غلطیوں سے کچھ سیکھیں۔ میرا آخری پوائنٹ یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ ہم الیکشن میں جائیں ہمیں چاہئے کہ ووٹر لسٹوں کے اندر جو مسائل ہیں وہ دُور کروائیں۔ بیوروکریسی اور پولیس نے ہمیں target کیا ہے اس لئے ہم نے اُن کو معاف نہیں کرنا لہذا ان کو ایک بار سبق ضرور سکھانا ہے کہ تم لوگ ایک مخصوص ٹولے کی غلامی کرتے ہو جبکہ آپ کا حلف ملک کے ساتھ ہوتا ہے کسی ٹولے کے ساتھ نہیں ہوتا۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

The House is adjourned to meet on Tuesday 19th July 2022 at 2 p.m.